کعبہ شریف کو اللہ کا گھر کہنے کی وجہ

مجیب: ابو شاھد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-2438

تاریخ اجراء: 08شوال المکرم1446ھ/07اپریل2025ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کعبہ شریف کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالی جگہ سے پاک ہے، برائے کرم اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کعبہ شریف اور اسی طرح مسجد کو بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر کہنے کی وجہ یہ نہیں کہ معاذ اللہ وہ جگہیں اللہ عزوجل کا مکان ہیں اور اللہ عزوجل وہاں پر رہتا ہے کہ اسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات مکان وزمان وغیرہ جمیع حوادث (تمام اشیاء جو پہلے نہیں تھیں پھر پیدا ہوئیں) سے پاک ہے، جب زمین، آسمان، عرش، کرسی وغیرہ مکانات نہیں تھے، وہ اس وقت بھی تھا اور جیسے اس وقت ان تمام مکانات سے پاک تھا، ویسے ہی ان مکانات کے بننے کے بعد بھی ان سے پاک ہے، اور ہمیشہ اسی شان کے ساتھ رہے گا، وہ تغیر وتبدیلی سے پاک ہے۔

اور جہاں تک مسجد اور کعبہ شریف کو اللہ تعالیٰ کا گھر کہنے کا معاملہ ہے تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ:

"ان کو اللہ تعالی کا گھر کہنے میں، ان کی جو اضافت اور نسبت اللہ تعالی کی طرف کی جارہی ہے، یہ تشریفی ہے یعنی کعبہ شریف اور مسجد کے مقام ومرتبہ کو عام جگہوں سے ممتاز کرنے کے لئے ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔" اور یہ بلاشبہ جائز ہے، قرآن پاک میں خود اللہ تبارک وتعالی نے کعبہ شریف کو "بیتی یعنی میرا گھر" فرمایا ہے۔ (سورۃ البقرۃ، پ01، آیت125)

اسی طرح احادیثِ طیبہ میں تمام مساجد کو "بیوت اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر" فرمایا گیا ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، رقم الحدیث10324، ج10، ص161، مطبوعہ: قاھرہ)

مزید قرآن وحدیث میں اس طرح کی مثالیں موجود ہیں: مثلاً قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت صالح علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی دعا سے ظاہر ہونے والی اونٹنی کو "ناقۃ اللہ یعنی اللہ کی اونٹنی "فرمایا ہے۔(سورۃ الشمس، پ30، آیت 13)

اور حضرت جبریل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسَّلام کو "روحنا یعنی ہماری روح" فرمایا ہے۔(سورہ مریم، پ16، آیت 17)

اور یہ سب اضافتیں تشریفی ہیں کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے میں ان چیزوں کی خصوصی عظمت و شرافت کا اظہار ہوتا ہے۔

عقائد کی مشہور و معروف کتاب شرح عقائد نسفیہ میں ہے "(ولا یتمکن فی مکان)۔۔۔واذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جھۃ لا علو ولا سفل ولا غیرھما" ترجمہ: اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی مکان میں نہیں ہے اور جب وہ مکان میں نہیں تو کسی جہت میں بھی نہیں، نہ اوپر کی جہت میں، نہ نیچے کی جہت میں اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی جہت میں۔(شرح عقائد نسفیہ، صفحہ 129، 131، مکتبۃ المدینہ)

حضرت ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف لطیف "العسل المصفی" میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا اور جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے اور جیسا اب ہے ویسا ہی رہے گا، نہ وہ بدلے نہ گھٹے نہ بڑھے نہ زمانہ اس پر گزرے نہ مکان اسے گھیرے۔۔۔ اگر وہ عرش پر متمکن ہے تو جب عرش نہ تھا، کہاں تھا؟ اگر اس میں زمان و مکان و جہت و مسافت و کیف و کم کو گذر ہے تو جب یہ چیزیں نہ تھیں وہ کیونکر تھا، جیسا جب ان سب امور سے پاک تھا اب بھی پاک ہے۔" (العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفی، ص 3، 4، مطبوعہ: میرٹھ)

بہارِ شریعت میں ہے "اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 01، صفحہ 19، مکتبۃ المدینہ)

اضافتِ تشریفی سے متعلق علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرَّحمۃ ایک حدیثِ پاک میں مذکور الفاظ (فی ظلہ) کی وضاحت میں فرماتے ہیں: "قلت: اضافۃ الظل الیہ اضافۃ تشریف لیحصل امتیاز ھذا عن غیرہ کما یقال للکعبۃ بیت اللہ مع ان المساجد کلھا ملکہ واما الظل الحقیقی فاللہ تعالی منزہ عنہ لانہ من خواص الاجسام" ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ سایہ کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اضافت، شرف دینے کے لئے ہے تاکہ اسے دیگر

سے امتیازی خصوصیت حاصل ہو جائے جیسا کہ کعبہ کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے، حالانکہ تمام مسجدیں اسی کی ملکیت ہیں۔ رہا، سایہ تو حقیقی معنٰی کے اعتبار سے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے پاک و منزہ ہے کیونکہ یہ اجسام کی خصوصیات میں سے ہے۔(عمدۃالقاری شرح صحیح البخاری، ج 5، صفحہ 177، داراحیاء التراث العربی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net